خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 6-اگست 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعرات 6 اگست 1998ء 12 ربیع الثانی 1419 ہجری 6 ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 170

علم کی دو قسمیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

علم کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ادیان کا علم اور ابدان کا علم

(الموضوعات الکبیر۔ ملا علی قاری ص 48- مطبع مجتبائی دہلی 1315ھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے ایمان افروز نظارے

دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کا تذکرہ

دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت، خدمت خلق ہومیو پیتھی کے ذریعہ طبّی خدمات اور ایم ٹی اے کے عالمی اثرات

جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب قسط 1

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ برطانیہ یکم۔ اگست 1998ء۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء کے دوسرے روز دوسرے سیشن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پر سال بھر میں ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات پر مبنی خطاب فرمایا۔ حضرت صاحب نے سورہ صف کی آیات 9 سے 10 کی تلاوت کے بعد ان آیات کا ترجمہ پیش فرمایا اور پھر فرمایا کہ آج کا دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننے کی کوشش کا دن ہے۔ ورنہ موسلادھار بارش کی طرح نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا شمار کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔

نئے ملکوں میں احمدیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس دفعہ ایک نیا ملک نکارا گوا (جنوبی امریکہ) خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس رنگ میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوا ہے کہ اس میں نظامِ جماعت پوری طرح مستحکم ہو چکا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہر سال ایک ملک کا احمدیت میں داخل ہونا اگرچہ آہستہ رفتار ہے۔ مگر یہ کام بڑا مشکل ہے۔ ہم کسی احمدی کے کسی ملک میں جا کر ٹھہرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکالتے کہ احمدیت وہاں قائم ہے۔ بلکہ قائم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کا پیغام وہاں کے باشندوں تک پہنچ جائے اور وہاں کے لوگ احمدیت میں شامل ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کچھ جزائر میں احمدیت نافذ ہوتی جا رہی ہے۔ مگر ان کا علیحدہ ملک کے طور پر ذکر نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی احمدی اپنے طور پر ذکر کر دے تو اسے معذور سمجھیں۔ ان میں سے ایک جزیرہ مایوٹا ہے جس کا تعلق نکاراگوا سے ہے۔ اگرچہ یہ جزیرہ علیحدہ اور منقطع ہے ہم اسی کو الگ ملک سمجھتے ہیں جس کو اقوام متحدہ کی اصطلاح میں الگ ملک سمجھا جاتا ہے۔

جرمنی کی کوششیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں جرمنی خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ اگرچہ جرمنی کی جماعت احمدیہ اس سال کسی نئے ملک کو شامل نہیں کر سکی۔ لیکن جب میں نے مختلف ممالک کو یہ ترغیب دلائی تھی کہ کوشش کریں کہ اللہ توفیق دے تو نئے ممالک کو احمدیت میں شامل کریں تو جن ملکوں کو اس ضمن میں حقیقی توفیق حاصل ہوئی ان میں جرمنی نمایاں ہے۔

جرمنی نے 8 ممالک کے نام دیئے۔ ان میں سے 6 کو وہ احمدیت میں داخل کر چکے ہیں۔ دو باقی ہیں یعنی چیک ری پبلک اور سلاوک ری پبلک امید ہے کہ اس سال ان کو ان دونوں ممالک کے بارے میں توفیق مل جائے گی۔

پریس اور چھاپہ خانے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی معانی سے پُر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ العلم علمان۔ علم الادیان و علم الابدان۔ یعنی علم تو دو ہی ہیں ایک دین کا علم اور دوسرا ابدان کا علم۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے سارے کام انہی دو علوم کے حصول کے گرد گھومتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں پریس اور چھاپہ خانے کی بات کرتا ہوں تو میری مراد ان پریس اور چھاپہ خانوں سے نہیں ہوتی جو قادیان اور پاکستان میں عرصہ دراز سے قائم ہیں۔ بلکہ میرے ذکر سے مراد ان کے علاوہ وہ چھاپہ خانے ہیں جن میں نئی مشینیں نصب ہوتی ہیں اور جدید ذرائع سے کام ہوتا ہے۔ یہ جو نئے پریس ہیں یہ ہمارے مرکزی پریس انگلستان والے رقیم پریس کی شاخیں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کام ملک مظفر احمد صاحب کے سپرد ہے اور وہ اس کام کو اور جگہوں پر بھی پھیلا رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے اور میں ان کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے کام انجام دیا ہے۔ یہ جہاں جماعتی لٹریچر شائع کرتے ہیں وہاں دیگر پریسوں سے بھی رابطہ کر کے استفادہ کرتے ہیں۔ اس سے دن بدن ان کا کام زیادہ نتیجہ خیز ہوتا جاتا ہے۔ یہ جماعتی کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی شائع کرتے ہیں۔ افریقہ میں حکومتی لٹریچر اور دیگر تنظیموں کی طرف سے لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں یہ پریس ہمسایہ ممالک کی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں مثلاً غانا کا پریس ارد گرد کے ممالک کی ضروریات کا کفیل ہے حضرت صاحب نے یہ اہم بات بیان فرمائی کہ اس بات سے یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔ ضرورتیں تو دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ میری تمام دنیا کی جماعتوں کو ہدایت ہے کہ جہاں ان کو ضرورت ہو وہ اپنی ضرورت کا لٹریچر فوری شائع کریں۔ اس ہدایت پر ہر جگہ عمل ہو رہا ہے اور بعض جگہ ایسی جماعتوں کی مال سے مدد بھی کی جاتی ہے۔

(جاری ہے)

محترم ملک نصیر احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ۔ 4- اگست 1998ء وہاڑی کے صدر جماعت احمدیہ محترم ملک نصیر احمد صاحب کو آج شام بعد نماز مغرب عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کو آج صبح وہاڑی میں احمدیہ بیت الذکر کے باہر گولی مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔ محترم ملک نصیر احمد صاحب کی نماز جنازہ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد بیت مبارک میں محترم صاحبزدہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ جس کے بعد جنازہ عام قبرستان لے جایا گیا جہاں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ موصوف نے ہی دعا کرائی۔

85- سالہ ملک نصیر احمد صاحب آج صبح نماز فجر کی ادائیگی کے لئے اپنی گاڑی خود چلا کر احمدیہ بیت الذکر پہنچے گاڑی کھڑی کر کے وہ بیت الذکر کی طرف بڑھے ہی تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے ان پر فائر کیا گولی ان کے سینے میں لگی اور وہ وہیں پر گر پڑے۔ نامعلوم قاتل ان کی گاڑی میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ ابھی بیت الذکر میں کوئی نمازی نہیں آیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب نمازی پہنچے تو ان کو اٹھایا گیا۔ مگر اس وقت تک وہ اپنے

باقی صفحہ 7 پر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد کا شیڈول - ماہ اگست 98ء

۱- مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب۔ سرجیکل سپیشلسٹ۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ تواریخ 9- 16- 23- 30 اگست

۲- مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب۔ نیورو سرجن۔ بتاریخ 9- اگست 23- اگست

۳- مکرم ڈاکٹر جاوید منان صاحب۔ ماہر امراض ہڈی جوڑ۔ بتاریخ 9- اگست 23- اگست

۴- مکرم ڈاکٹر حامد محمود ڈینٹل سرجن۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ 9- 16- 23- 30- اگست

مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے پرچی روم سے وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب۔ مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر

ایک سچی کہانی

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی زبانی

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے 12- نومبر 1898ء کو ایک مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"دنیاوی کاموں میں انہماک اور توجہ کی بابت میں آپ کو کہانی سناتا ہوں۔ علی گڑھ کالج کے پرنسپل ہیں مسٹر بیک ان کی بہن سیر کرتے کرتے کشمیر میں پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان افضل حق تھے جو ہمارے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے عزیزوں سے تھے۔ وہ اس مس کو مولوی صاحب کے مکان پر لے آئے۔ مولوی صاحب نے اس مس سے آمد کی تقریب اور سیر کی کیفیت پوچھی اس نے بیان کیا کہ میں کل انڈیا اور ایشیا کے بہت سے ممالک کی سیر کر آئی ہوں اور اب تک خرچ کثیر پڑا ہے لیکن جس مطلب کے لئے پھر رہی ہوں اگر وہ حاصل ہو گیا جو سارا خرچ جو ابتک پڑا ہے وصول ہو جائے گا اور فائدہ بہت ہو گا۔ بات یہ ہے کہ...... ایک قسم کا کیڑا ملتا ہے جس کو ولایت والے بڑی قدردانی سے خریدتے ہیں اور وہ ان کے بہت کام آتا ہے۔ اب تک میں بہت ماری ماری پھری پر کہیں سے وہ نہ ملا اب کشمیر کے دلدل میں ڈھونڈوں گی اگر مل گیا تو پھر ساری مشقت کی مزدوری بھر پاؤں گی۔ غرضیکہ وہ لڑکی پائنچے اٹھائے سیاہ دلدلوں میں اس طرح پھرتی جس طرح پانی میں بگلا پھرتا ہے۔ بھوکی پیاسی رہتی اور بڑی مصیبت سہتی مگر اللہ رے استقلال آخر ایک دن بڑی خوش و خرم آئی معلوم ہوا کہ گوہر مقصود اس سیاہ کیچڑ سے نکال لائی اور کہا کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ کیڑے کے خواص کیا ہیں مگر اتنا جانتی ہوں کہ تمام یورپ کے عالم اس کیڑے کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر نہیں ملا۔ اب میں نے پالیا اور میرا سب خرچ وصول ہو گیا پھر جو اس کا مقوی دیکھا گیا تو اس میں چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو ایسی احتیاط سے رکھا ہوا تھا اور ایسے سامانوں کے ساتھ کہ ان کی ہیئت کذائی میں مطلق فرق نہ آوے۔

غرضیکہ یہ لوگ نفسانی اغراض و خواہشات کے لئے تو اس قدر جانفشانیاں کرتے اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں، مگر خدا کے لئے، خدا کے نشانوں میں غور کرنے کے لئے اس کا ہزارواں حصہ بھی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔

(لیکچر "حضرت امام زماں نے کیا اصلاح اور تجدید کی" صفحہ 128-127)

اصل لیکچر 67 صفحات پر محیط ہے اور اس کی سطر سطر لائق مطالعہ ہے۔ اسی کی نسبت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیت مبارک قادیان میں یہ خصوصی تحریک فرمائی کہ۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سب دوست اسے ضرور پڑھیں اس لئے کہ اس میں بہت سے نکات لطیفہ ہیں اور یہ نمونہ ہے ایک شخص کی قوت تحریر کا اور اسی منوال پر خصوصاً ہماری جماعت کو مقرر بننے کی کوشش کرنی چاہئے"۔ (دیباچہ لیکچر)

اہل اللہ کا شدید احساس ذمہ داری

حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول نے بخاری کتاب الایمان کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

"ایک دفعہ حضرت (مرزا صاحب) کے قریب کے مکان میں کسی شادی کی تقریب پر ایک رقاصہ منگوائی گئی جو رات بھر ناچتی رہی حضرت کو خبر ہوئی آپ نے دریافت کیا کہ اس کو رات بھر کیا ملا ہے۔ معلوم ہوا صرف پانچ روپے۔ صبح فرمایا کہ میں تو رات بھر شرمندہ ہی رہا کہ یہ پانچ روپے کے واسطے کتنی محنت کر رہی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ، محسن، مربی سے ہزار در ہزار لاتعداد و لاانتہا تحفے اور انعام پا کر اتنی محنت نہیں کرتے"۔

اسی طرح میں جب رات کو چوکیدار کی آواز سنتا ہوں تو شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ چار پانچ روپے ماہانہ پا کر یہ رات بھر پہرہ دیتا ہے۔ چھوٹی راتوں میں آرام نہیں کرتا۔ سردی بارش کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے بالمقابل کس قدر غافل سوتے ہیں

انسان خود ہی اپنے دل میں انصاف کرے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر 14- اگست 1913ء صفحہ 12)

انذار و تبشیر

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

اے مرے یارِ یگانہ! اے مری جاں کی پناہ!
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دِن

پھر بہارِ دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر!
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دِن

دِل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اِک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دِن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دِن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دِن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گئے اس باغ پر اے یار مُرجھانے کے دِن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دِن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اِس زمیں پر اُس کے چلاّنے کے دِن

دوستو اُس یار نے دِیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دِن

دن بُہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دِن

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دِن

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم احمد خادم

صحابہ کے عشقِ رسول کے دلکش نظارے

وادیٔ عشق

آخری وصیت

آنحضور ﷺ نے جنگ احد کے معاً بعد فرمایا کوئی ہے جو حضرت سعد بن ربیع کی خبر لائے کہ وہ زندہ ہیں یا شہید ہو گئے ہیں؟ ایک انصاری کھڑے ہوئے عرض کیا۔ میں خبر لاتا ہوں اور وہ گئے لاشوں کے درمیان' ادھر ادھر کئی بار آوازیں دیں لیکن کوئی جواب نہ ملا تب انہوں نے کچھ اس طرح صدا بلند کی۔ اے سعد! مجھے آنحضرت ﷺ نے آپ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہے تب ایک نحیف اور دھیمی سی آواز آئی۔ وہ صحابی اس آواز کی طرف لپکے۔ دیکھا کہ حضرت سعد لاشوں میں گھرے۔ شدید زخمی حالت میں پڑے ہیں اور زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ وہ صحابی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا آنحضور ﷺ نے مجھے آپ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت سعد کہنے لگے۔ میں تو بس خدا کے حضور پہنچا ہی چاہتا ہوں۔ میری طرف سے آنحضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا۔ کہنا نبیوں کے متبعین کی قربانیوں کی وجہ سے جو ثواب نبیوں کو ملتا ہے اس بارہ میں آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ ٹھنڈی کرے۔ میری قوم کو بھی میرا اسلام دینا اور کہنا۔ جب تک تم میں زندگی کے کچھ آثار ہیں اور اگر تمہارے جیتے جی رسولؐ اللہ کو کوئی گزند پہنچی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہو گا' اس وصیت کو کہے ابھی چند لمحات ہی گزرے تھے کہ حضرت سعد نے اپنی جان' جان آفرین کے سپرد کر دی۔

ان الفاظ میں دراصل حضرت سعد نے اپنی قوم کو دو ٹوک پیغام دیا کہ آنحضور ﷺ کا بابرکت وجود ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہے جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت کی حفاظت کا حق ادا کیا اب جبکہ ہم اگلے جہان کے سفر پر روانہ ہیں تو اب یہ امانت تمہارے سپرد کئے جاتے ہیں۔ اب تمہارا اولین فرض' اس امانت کی حفاظت ہے۔ اس کی حفاظت میں خواہ تمہیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنا پڑیں تو کر ڈالنا لیکن اس کی حفاظت کا دم بھرنا۔ اسی صورت میں ہی تم روز قیامت خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکو گے۔

(السیرۃ النبویۃ" لابن ہشام الجزء الثالث ص 27 دار التوفیقیۃ" للطباعۃ" بالازہر))

قدم بوسی

جنگ احد میں' آنحضور ﷺ' نرغہ اعداء میں گھرے تھے۔ فرمایا کون ہے جو اس وقت میری خاطر' اپنی جان' راہ خدا میں قربان کر سکے ایک روایت کے مطابق حضرت زیاد بن سکن' پانچ انصار کے ساتھ آگے بڑھے۔ یہ لوگ' یکے بعد دیگرے' حضورؐ کی حفاظت میں اپنی جانوں کا نذرانہ دیتے رہے۔ آخر پر حضرت زیاد بن سکن رہ گئے آپ شدید زخمی ہو چکے تھے۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور کفار کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آنحضور ﷺ کو ان کے نرغہ سے نکال لائی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا زیاد کو میرے قریب کر دو آپ کو قریب کر دیا گیا۔ اس پر آپ نے پوری قوت سے اپنے جسم کو جنبش دی اور اپنا سر آپؐ کے قدموں میں رکھ دیا۔ اور اس حالت میں جان دے دی کہ ان کے گال آنحضور ﷺ کے قدموں سے پیوست تھے۔ آپ نے ہمیشہ ہمیش کے لئے آنے والوں کو وصل محبوب کا عجیب درس دیا کہ جب جسم زخموں سے چور ہو' نڈھال ہو لیکن اگر محبت سچی ہو تو نیم مردہ اور زخم خوردہ لاشہ بھی اپنے محبوب کی قدم بوسی کر سکتا ہے۔ یہ محبت کی تپش' بے جان جسم میں زندگی پیدا کر سکتی ہے اور یہ پیار کا جذبہ نیم مردہ جسم میں حیات کی اک نئی لہر پیدا کر سکتا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ" لابن ہشام الجزء الثالث ص 18 دار التوفیقیۃ" للطباعۃ" بالازہر))

میری جان فدا ہو

جنگ احد کے دوران' جب آنحضور ﷺ کی جان کو شدید خطرہ لاحق تھا کفار کے حملہ کا رخ آنحضور ﷺ کی طرف تھا ایک روایت کے مطابق اس وقت آنحضور ﷺ کے اردگرد تیس کے قریب صحابہ' پروانوں کی مانند جمع تھے وہ آپ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے پر تلے ہوئے تھے ایک روایت کے مطابق' ان میں سے ہر ایک صحابی باری باری حضور کے آگے گھٹنے ٹیک کر' ادب سے اپنی جان نثاری کا اس طرح اظہار کرتا تھا۔

میرا چہرہ' آپ کے رخ انور پر قربان ہو' میرا وجود آپ پر نثار ہو' (میرے آقا) آپ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے سلامتی نازل ہوتی رہے۔

(التفسیر الکبیر للرازی جلد 9 ص 51)

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حضرت ابو ایوبؓ انصاری مدینہ کے وہ خوش نصیب صحابی تھے جنہیں آنحضور ﷺ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے مکان کے دو اوپر تلے حصے تھے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کے لئے اوپر والا حصہ مخصوص کیا لیکن حضورؐ نے اپنی اور ملاقاتیوں کی سہولت کے لئے نچلا حصہ پسند فرمایا۔ ایک رات' اوپر والے حصہ کے فرش پر پانی گر گیا حضرت ابو ایوب انصاری اور ان کی اہلیہ نے اس ڈر سے کہ کہیں پانی نیچے نہ ٹپک پڑے اور حضور کو تکلیف ہو' اپنا لحاف' پانی پر ڈال دیا اور یوں پانی جذب کیا۔

اگلے روز حضرت ابو ایوب انصاری نے حضور کی خدمت میں عرض کی ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ آپ نیچے رہیں اور ہم آپ کے اوپر رہائش اختیار کریں براہ کرم آپ اوپر والے کمرے میں رہائش اختیار فرمائیں تب حضورؐ نے ان کی درخواست منظور فرمائی اور بالاخانہ پر تشریف لے گئے حضرت ابو ایوب انصاری روزانہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں کھانا بھجواتے۔ حضور ﷺ جو کھانا بچ جاتا' واپس بھجوا دیتے۔ حضرت ابو ایوب انصاری' آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے نشان دیکھتے جس طرف سے آنحضور ﷺ نے نوش فرمایا ہوتا وہاں انگلی رکھتے اور کھانا کھاتے۔

(اسد الغابہ" فی معرفۃ" الصحابہ لابن اثیر جلد 2 ص 81)

محمدؐ کا کیا حال ہے؟

حضرت ابوبکرؓ کا تعلق ایک معزز گھرانے سے تھا۔ آپ اسلام لائے تو برملا اپنے ایمان کا اظہار کیا اور قریش کو اسلام کی دعوت دی یہ سنتے ہی مشرکین' حضرت ابوبکر اور دوسرے قریبی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ بدبخت عتبہ بن ربیعہ اپنے چمڑے کے جوتوں سے آپ کو مارتا رہا۔ ان سے آپ کے چہرہ پر وار کرتا رہا۔ وہ آپ کے پیٹ پر بھی کودا آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا بالآخر آپ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگ آئے اور آپ کو دشمنوں سے بچایا انہوں نے کسی نہ کسی طرح' آپ کو ایک چادر میں لپیٹ کر آپ کے گھر پہنچایا مگر حالت یہ تھی کہ آپ کے قریب المرگ ہونے میں کسی کو شبہ نہ تھا دن کے آخری حصہ میں جب آپ کو ہوش آیا تو منہ سے یہ جملہ نکلا محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ پھر آپ اصرار کے ساتھ' حضورؐ ہی کا حال دریافت کرتے رہے۔

(البدایۃ" والنہایۃ" الجزء الثالث ص 30 لحافظ ابن کثیر' ناشر مکتبہ معارف۔ بیروت طبعۃ" اولیٰ 1966ء)

آخری فعل

محبت کے انوکھے انداز ہوا کرتے ہیں صحابہ کی محبت رسول کی بھی انوکھی ادائیں تھیں بھلا جب موت سامنے کھڑی ہو' ہر طرف تلواروں اور نیزوں کی جھنکار ہو ایسی حالت میں اپنی محبت کی تسکین کی خاطر' عجیب عجیب ترکیبیں سوجھا کرتی تھیں۔

جنگ بدر کا موقع تھا۔ مسلمان اور کفار' ایک دوسرے کے بالمقابل صف آراء ہو رہے تھے آنحضور ﷺ' تیر ہاتھ میں لئے صفیں درست فرما رہے تھے۔ ایک انصاری صحابی سواد بن غزیہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے حضورؐ نے ان کے پیٹ پر تیر لگا کر فرمایا "صف سیدھی کرو" اس نے کہا حضور تو عدل و انصاف کے پیامبر ہیں۔ مجھے اس تیر سے تکلیف پہنچی ہے میں تو بدلہ لوں گا' حضورؐ نے فرمایا آؤ بدلہ لے لو اس کے ساتھ ہی حضورؐ نے از خود اپنے جسم پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ وہ صحابیؓ آگے بڑھے۔ حضورؐ سے لپٹ گئے اور حضور کے جسم کو چومنے لگے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تجھے بھلا یہ کیا سوجھی؟ اس نے کہا جیسا کہ نظر آ رہا ہے کہ ابھی جنگ چھڑنے والی ہے۔ جنگ کے دوران بھلا کیا پتہ کہ کس نے بچنا ہے اور کس نے شہید ہو جانا ہے۔ نہ معلوم میری یہ آپؐ سے آخری ملاقات ہو۔ پس میں نے یہی چاہا کہ زندگی کے اس آخری موقع پر میرا جسم آپؐ کے جسم مبارک سے چھو جائے (اور اس طرح زندگی میں میرا آخری فعل آپؐ سے پیار کرنا ہو)

(السیرۃ النبویۃ" لابن ہشام الجزء الثانی ص 140 دار التوفیقیۃ" للطباعۃ" بالازہر))

دائمی رفاقت کی خواہش

حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب آنحضور ﷺ کے خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بعض دفعہ آنحضور ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا۔ میں آپؐ کی خدمت میں پانی لے کر حاضر ہوتا جس سے آپؐ وضو وغیرہ فرماتے ایک ایسے ہی موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگو۔ تیری کیا آرزو ہے؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے اور تو کچھ نہیں چاہئے بس میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ فرمایا کوئی اور تمنا ہو تو وہ بھی پیش کر دو۔ میں نے عرض کیا حضورؐ! بس میری تو یہی تمنا ہے۔ فرمایا میری اس طرح مدد کرو کہ عبادت کثرت سے بجالایا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب فضل السجود و الحث علیہ)

صرف محبت کرتا ہوں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آنحضور ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہو گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا برا ہو۔ تو نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اس دیہاتی نے جواب دیا۔ میری تیاری صرف اتنی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کا دم بھرتا ہوں۔ تب حضورؐ نے فرمایا تجھے اس کا ساتھ ضرور نصیب ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک)

صحبت کی تمنا

آنحضور ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ملی تو آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے اور یہ خبر پہنچائی آپ نے بے ساختہ عرض کیا الصحبہ" یا رسول اللہ! حضورؐ! مجھے بھی ساتھ لے جائیں! فرمایا "ضرور' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکرؓ اتنے خوش ہوئے کہ مارے خوشی کے' آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(البدایہ" و النہایہ" الجزء الثالث ص178 لحافظ بن کثیر طبعة" اولیٰ 1966ء ناشر مکتبہ معارف بیروت)

آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی

جنگ بدر کے موقع پر آنحضور ﷺ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت سعد بن معاذ اٹھ کھڑے ہوئے اور سب انصار کی نمائندگی میں آنحضور ﷺ کو اپنی وفا کا یوں یقین دلایا الفاظ یہ تھے۔

"یارسولؐ اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے۔ آپؐ کی تصدیق کی۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ صداقت کے علمبردار ہیں۔ ہم نے عہد باندھا ہے کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ یارسولؐ اللہ! آپ نے جو بھی ارادہ فرمایا ہے۔ اس پر عمل کیجئے! ہم آپؐ کے ساتھ ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ جو سامنے سمندر ہے اگر آپ ہمیں اس میں گھس جانے کا فرمائیں اور آپ خود اس میں داخل ہو رہے ہوں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی اس میں گھس جائیں گے اور ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم اس بات سے ہرگز نہیں ڈرتے کہ آپ ہمیں ساتھ لئے کل دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوں گے۔ ہم تو جنگ میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کارنامے بجالانے کی توفیق دے گا جن سے آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

(السیرۃ النبویہ" لابن ہشام الجزء الثانی ص133 دار التوفیقة" للطباعة" بالازہر)

صحابہ تو آپ کی محبت میں ایسے سرشار تھے کہ آپ کے ایک اشارے پر کٹ مرنے کو تیار تھے وہ تو بس آپ کے لبوں کی حرکت کے منتظر تھے وہاں تو یہ حال تھا

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ وا ہو تو چھلک جائے کیف میخانہ

اگر آپ سلامت ہیں

آنحضور ﷺ جب جنگ احد سے واپس مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کا استقبال کرنے والوں میں حضرت سعد بن معاذ کی والدہ کبشہ بنت رافع بھی تھیں۔ ان کے بیٹے حضرت عمرو بن معاذ بھی اس جنگ میں شہادت پا چکے تھے۔ حضورؐ گھوڑے پر سوار تھے۔ حضرت سعدؓ گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے اپنی والدہ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔ یارسول اللہ! یہ میری والدہ ہیں جو آپؐ سے ملنے آئی ہیں۔ حضورؐ انہیں بڑی گرمجوشی سے ملے۔ وہ آگے آئیں آنحضور ﷺ کے رخ انور پر نگاہ ڈالی اپنے بیٹے کی شہادت کا غم بھول گیا بے ساختہ کہنے لگیں۔ جب آپؐ سلامت ہیں تو اس کے بالمقابل ہر مصیبت ہیچ ہے۔!

(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس ص444 مؤلفہ امام شیخ حسین بن محمد بن حسن الجزء الاول موسسہ شعاب للنشر والتوزیع بیروت)

کوئی پرواہ نہیں

حضرت عبیدہ بن حارث، جنگ بدر میں زخمی ہو گئے۔ آپ کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے ان کا سر، اپنے زانو پر رکھ لیا اس حالت میں آپ نے محبت رسول سے سرشار ہو کر کہا یارسول اللہ! اگر ابو طالب مجھے (اس حالت میں) دیکھتے تو جان لیتے کہ ان کے اس شعر کا میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

و نسلمہ حتی نصرع حولہ
و نذہل عن ابنائنا والحلائل

(السیرۃ النبویہ" لابن ہشام الجزء الاول ص194 دار التوفیقة" للطباعة" بالازہر)

تم نے غلط خیال کیا ہے کہ ہم انہیں (حضرت محمد ﷺ) تمہارے حوالے کر دیں گے۔ ہرگز نہیں ہم تو ان کے گرد، ان کی حفاظت کی خاطر، لڑتے ہوئے لاشوں کے پشتے لگادیں گے اور اس راہ میں اپنی بیویوں اور بچوں کی بھی پرواہ نہیں کریں گے۔

زندگی بے رونق ہوگئی

صحابہ کے لئے آنحضور ﷺ کا وجود، زندگی کی روح رواں تھا۔ اسی دم سے ان کی زندگی میں رونق تھی حضورؐ کی وفات کے ساتھ یہ زندگی گزارنا اجیرن ہو گیا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ نے آنحضور ﷺ کی وفات پر جو مرثیہ لکھا وہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضورؐ کی وفات سے ان کی زندگی بے رونق ہو گئی، ان کے لئے جینا دشوار ہو گیا ان کے دو عربی اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

"کیا میں آپؐ کے بغیر مدینہ میں لوگوں کے درمیان رہ سکوں گا اے کاش صبح صبح مجھے کالے ناگوں کا زہر پلا دیا جاتا، یا آج کی شام یا کل کی شام اللہ کا امر (پیام اجل) ہمارے لئے نازل ہو جاتا اور ہمارا (آخری) وقت آجاتا۔ اگر ایسا ہو تو ہم پھر اس پاک و طیب ہستی سے جا ملیں جس کی فطرت خالص اور اصل شریف ہے۔

(السیرۃ النبویہ" لابن ہشام الجزء الرابع ص182 دار التوفیقة" للطباعة" بالازہر)

اے مکہ کی وادی اور اے مدینہ کی وادی! تو کتنی خوش نصیب ہے کہ تمہاری سرزمین پر نور خدا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت چمکا، پھر اس پر فدا ہونے والے اصحابی کالنجوم بھی تمہارے حصے میں آئے۔ تو کتنی عظیم وادی ہے جس میں ہر سو محبت ہی محبت تھی۔ پیار ہی پیار تھا۔ الفت تھی۔ انس تھا۔ اپنائیت تھی فدائیت تھی۔ جان نثاری تھی۔ ایسی محبت اور ایسا پیار بھلا دوسری وادیوں نے کہاں دیکھا ہوگا۔ تو تو وادی عشق تھی جہاں صحابہ نے اپنے حبیبؐ کے عشق میں اپنے خون سے ایسی محبت بھری داستانیں رقم کیں جو رہتی دنیا تک زبان زد عام رہیں گی۔

اللہ کرے ہم سب اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ساتھ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی محبت میں سرشار ہوں۔

ریاض احمد ملک۔ دوالمیال

نمبردار حضرت فتح محمد عرف وڈا دوالمیال

رفیق حضرت مسیح موعود

دوالمیال میں احمدیت ایک عجیب رنگ میں رؤیا اور سچی خوابوں کی بدولت لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی رہی۔ دوالمیال کے سب سے پہلے احمدی حضرت حافظ ملک شہباز خان صاحب نے بھی ایک رؤیا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہہ کر احمدیت کو ورد جان بنایا۔ اور دوالمیال میں احمدیت کی داغ بیل ڈالی۔ اور خدا کے خاص فضلوں کی بدولت حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کوہستان نمک کے اس چھوٹے سے قریہ میں احمدیت کا ورود ہوا اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ اور اس گاؤں سے لوگوں نے قادیان جاکر حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کی اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے اور ان کی نسلوں کو اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

آج بھی خاکسار ایک ایسے بزرگ نمبردار حضرت فتح محمد عرف وڈا آف دوالمیال کی احمدیت کی صداقت کو قبول کرنے اور بیعت کرنے کا واقعہ بیان کرنا چاہتا ہے جنہوں نے ایک سچی رویاء کی بدولت صداقت کو پالیا۔ وقت کے امام کو پہچان لیا۔ اور رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہونے کا شرف حاصل کیا۔ کتنے ہی خوش نصیب تھے وہ وجود جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جاں نثاروں میں شامل ہوئے۔ قادیان میں جا کر اپنے امام کے قدموں میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ دین مبین کی خاطر صدق ووفا کی خاطر امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہا اور داعی الی اللہ بن کر اپنے امام کے پیغام کو قریہ قریہ پہنچایا۔ کتنے عظیم تھے وہ لوگ جو اپنے آقا پر دل وجاں سے فدا تھے۔

نمبردار فتح محمد صاحب 7- ذوالحجہ 1907ء کو کسی اپنے ذاتی کام کی وجہ سے جالندھر گئے۔ وہاں اپنا کام نمٹا کر آپ امرتسر آگئے۔ امرتسر میں رات کے وقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا دکھایا کہ آپ چند اشخاص کے ساتھ قادیان میں (بیت) مبارک میں داخل ہو رہے ہیں اور ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم مولوی نور الدین صاحب بھی کھڑے ہیں اور وہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کرنے والوں کے نام لکھ رہے ہیں۔ اور سامنے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سفید پوشاک زیب تن کھڑے تھے۔ اور دروازے کا مشرق کا در بند اور مغرب والا کھلا تھا۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیت مبارک کے صحن میں بیٹھ گئے اور بیعت کرنے والوں کے نام لکھنے لگے۔ اور اس بیعت کرنے والوں میں نمبردار فتح محمد صاحب بھی شامل تھے۔

اس رویا کو دیکھنے کے بعد نمبردار فتح محمد صاحب کی حالت غیر ہو گئی۔ کیونکہ دوالمیال میں روزانہ احمدیت کے قصے چلتے تھے۔ روزانہ دعوت الی اللہ کی باتیں ہوتی تھیں۔ ہر روز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور قادیان کی باتیں ہوتی تھیں اب اس رؤیا کے بعد فجر کے وقت آپ نے دوالمیال واپس آنے کی بجائے قادیان جانے کی تیاری کرلی۔ اور صبح سویرے قادیان کا ٹکٹ لے کر عازم قادیان ہوئے۔ بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر اتر کر ایک یکے والے کو بلایا اور قادیان جانے کا مدعا بیان کیا۔ یکہ میں آپ کے ہمراہ مکرم عنایت اللہ انسپکٹر صاحب بھی تھے۔ عشق و محبت دل میں گامزن۔ امام مہدی کی دید کا شوق۔ قادیان کی جانب نظریں لگی ہوئیں۔ دل کی عجیب کیفیت۔ دل میں ایک جنون کہ کب قادیان آئے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک نظر دیکھوں۔ ان کے دیدار کروں اور ان کے در کی غلامی قبول کروں۔ اس جذبہ۔ عزم اور شوق کے ساتھ قادیان کی بستی میں پہنچ گئے۔ کیا شوق تھا۔ کیا جذبہ تھا۔ کیا جنون تھا۔ کیا ولولہ تھا کہ ہر عاشق دیوانہ وار اس چھوٹی سی بستی کے مکیں امام الزمان پر قربان ہونے کو تیار۔

فرط مسرت سے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے بیت مبارک کی سیڑھیاں چڑھ گئے۔ جب بیت مبارک کی سیڑھیاں نمبردار فتح محمد صاحب چڑھے تو انہیں نہایت تعجب ہوا کہ رویاء میں بیت مبارک کا جو نقشہ اللہ تعالیٰ نے دکھایا تھا۔ بالکل وہی نقشہ اب نظروں کے سامنے تھا۔ اور اس سے ان کے یقین کو اور تقویت نصیب ہوئی۔ مکرم عنایت اللہ انسپکٹر صاحب بیت مبارک کے صحن سے گزر کر بیت میں پہلے داخل ہوئے۔ فتح محمد صاحب فرماتے ہیں۔ جب میں بیت کے اندر داخل ہوا تو اور تعجب ہوا کہ جو بیت مبارک کا اندر کا نقشہ میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ ہو بہو وہی نقشہ اب میرے سامنے تھا۔ اور وہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی موجود تھے۔ اور بالکل وہی حلیہ۔ وہی شکل وہی صورت جو رؤیا میں دیکھی تھی۔ وہی اب نظروں کے سامنے تھی۔ اور دل نے یہ مان لیا کہ یہ وجود سچا ہے۔ اور اس کا دعویٰ بالکل حق پر ہے اور دل نے پھر تصدیق ثبت کر دی۔

چند ثانیے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیت مبارک میں تشریف فرما رہے اور پھر واپس اپنے گھر چلے گئے۔ اور پھر دو دن حضرت صاحب باہر تشریف نہ لائے نمبردار فتح محمد صاحب نے وہاں قادیان میں ہی یہ دو دن بہت ہی بے تابی اور بے چینی سے گذارے تیسرے دن عید الاضحیٰ تھی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیت اقصیٰ میں عید کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ اور وہاں ایک ہجوم نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی لذت وصل سے اپنے دلوں کو منور کیا۔ اور وہی رؤیا والا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

آلہ سماعت اور اسکی دیکھ بھال

آلہ سماعت کا کانوں کے ساتھ وہی رشتہ ہے جو عینک کا آنکھوں کے ساتھ ہے۔ اسکا بنیادی مقصد آواز کو اونچا کر دینا ہے تاکہ وہ کان جسکی سماعت کی طاقت کم ہو چکی ہے وہ آواز کو سن سکے۔ کان کی سماعت کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس کو سمجھنے کیلئے پہلے کان کی بناوٹ کو سمجھنا ضروری ہے۔

کان کی بناوٹ

کان صانع کامل یعنی خدا تعالیٰ کی تخلیق کا ایک شاہکار ہے۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ بیرونی کان۔ درمیانی کان اور اندرونی کان۔ بیرونی کان تو اس حصے پر مشتمل ہے جو ہمیں نظر آتا ہے اور جہاں سے ایک نالی اندر کو جاتی ہے جس میں سے آواز گزر کر درمیانی کان کے پردے تک پہنچتی ہے۔ اسکی نالی کو چکنا رکھنے کیلئے اس میں "موم" جیسی چکنائی بنتی رہتی ہے۔ بظاہر تو کان کا یہ حصہ ساکت و جامد نظر آتا ہے لیکن جس طرح آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ اسکو آہستہ آہستہ اپنے ناک کی طرف کے گوشے کی طرف دھکیلتی رہتی ہے اور وہ وہاں سے باہر نکل جاتی ہے۔ اسی طرح کان میں اگر کوئی چیز پڑ جائے بشرطیکہ وہ وہاں پھنس نہ جائے تو کان اسے آہستہ آہستہ باہر کی طرف دھکیلتا رہتا ہے اور دو تین دن میں وہ چیز "موم" کے ساتھ مل کر خود بخود کان سے نکل جاتی ہے۔ یہ "موم" بھی مسلسل کان میں بنتی رہتی اور نکلتی رہتی ہے۔ کبھی کبھار کسی خرابی کی وجہ سے یہ سخت بھی ہو جاتی ہے اور خود بخود باہر نہیں آسکتی۔ اس صورت میں اسے کسی سلائی وغیرہ کی مدد سے باہر نہیں نکالنا چاہئے بلکہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے۔ اس "موم" کی وجہ سے عارضی طور پر اونچا سننے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جو کان صاف کر دینے سے دور ہو جاتی ہے۔ اگر "موم" نرم ہو اور خود بخود نہ نکل رہی ہو تو کسی سلائی پر تھوڑی سی روئی لپیٹ کر کان میں گھمانے سے وہ باہر آجاتی ہے۔ اگر اس طرح باہر نہ آئے تو ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہے۔

کان کا پردہ

بیرونی کان کی نالی کے آخر پر کان کا پردہ ہوتا ہے جو پیاز کے چھلکے کی طرح باریک اور نازک ہوتا ہے اگر کان میں سلائی وغیرہ داخل کرنے سے یہ پردہ پھٹ جائے یا جہاز میں سفر کرنے کے دوران پریشر سے اس میں سے خون آنے لگے تو بھی سماعت متاثر ہو جاتی ہے۔ اس پردے کے پیچھے درمیانی کان واقع ہے جس میں انسانی جسم کی سب سے چھوٹی تین عدد ہڈیوں کا ایک لیور سسٹم لگا ہوا ہے۔ جب آواز بیرونی کان کی نالی میں سے گزر کر کان کے پردے میں ارتعاش پیدا کرتی ہے تو اس پردے کے دوسری طرف لگا ہوا ہڈیوں کا یہ لیور سسٹم حرکت کرتا ہے اور آگے اندرونی کان اور درمیانی کان کے درمیان لگے ہوئے دوسرے پردے میں ارتعاش پیدا کرتا ہے۔ جس طرح کسی لیور کی مدد سے ہم اپنی طاقت سے کئی گنا بوجھ آسانی سے اٹھا لیتے ہیں اسی طرح ہڈیوں کے اس لیور سسٹم کی بدولت کان کے بیرونی پردے کا ارتعاش کئی گنا ہو کر اندرونی پردے میں ارتعاش پیدا کرتا ہے جہاں سے آواز لہروں کی صورت میں اندرونی کان میں منتقل ہوتی ہے۔ آلہ سماعت کا تعلق بنیادی طور پر اس درمیانی کان کی خرابیوں سے ہوتا ہے۔ اگر یہ ہڈیاں کسی وجہ سے "جام" ہو جائیں تو پہلے پردے کے ارتعاش کو ٹھیک طرح دوسرے پردے تک منتقل نہیں کر سکتیں۔ جس طرح دھات کے بنے ہوئے پرزوں کے جوڑوں میں زنگ وغیرہ لگنے سے وہ جام ہو جاتے ہیں اسی طرح ان کان کی ہڈیوں کے لیور سسٹم میں چاک جیسا سفوف جم جانے سے انکی حرکت کرنے کی صلاحیت میں کمی آجاتی ہے یا فنگس جیسی چیز درمیانی کان میں پیدا ہو جانے یا کان کے پردے کو نقصان پہنچ جانے کے نتیجہ میں بیرونی پردے کا ارتعاش اندرونی پردے میں ٹھیک طرح سے منتقل نہیں ہو پاتا اور سماعت کمزور پڑ جاتی ہے۔ ان تمام خرابیوں میں آلہ سماعت بہت کار آمد چیز ہے جو لاؤڈ سپیکر کی طرح آواز کو کئی گنا اونچا کر دیتا ہے اور مریض آسانی سے سننے لگتا ہے۔

اندرونی کان

درمیانی کان کے دوسرے پردے کے پیچھے اندرونی کان واقع ہے۔ اس کی شکل ایک گھونگھے جیسی ہے جس کی نالی میں گاڑھا محلول بھرا ہوا ہے۔ اس محلول کے اوپر کی طرف نالی کی چھت میں چھوٹے چھوٹے بال لگے ہوئے ہیں۔ درمیانی کان سے آنے والی آواز کی وجہ سے اندرونی پردے میں جو ارتعاش پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اندرونی کان کے محلول میں لہریں اٹھتی ہیں۔ ان لہروں کے زیر و بم سے وہ محلول اپنے اوپر چھت پر لگے ہوئے ننھے ننھے بالوں سے بار بار ٹکراتا ہے۔ ہر بال آواز کی مختلف فریکوئنسی وصول کرتا ہے۔ بھاری آواز کم فریکوئنسی کی ہوتی ہے جیسی مردانہ آواز۔ باریک آواز اونچی فریکوئنسی کی ہوتی ہے جیسے نسوانی آواز وغیرہ۔ تو ہر بال مختلف فریکوئنسی کی آواز کو محسوس کرتا ہے۔ اور آواز کی شدت کے تناسب سے محلول میں اٹھنے والی اونچی نیچی لہروں سے آواز کی اونچائی کو محسوس کرتا ہے اور پھر اپنے ساتھ لگے ہوئے بالوں سے بھی باریک اعصاب (Nerves) کے ذریعے یہ آواز آگے دماغ تک منتقل کرتا ہے اور دماغ ان ان گنت بالوں سے آنے والی مختلف فریکوئنسیوں اور مختلف شدت کی آوازوں کا کسی سپر کمپیوٹر سے سے بھی کہیں زیادہ تیزی اور صحت کے ساتھ تجزیہ کر کے ان کے معانی اخذ کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جسم کے تمام اعضا کو ان آوازوں کی اہمیت اور ماہیت کے مطابق محسوس کرنے اور فوری رد عمل دکھانے کے احکامات بھی جاری کرتا رہتا ہے۔ یہ ایک ایسا پر پیچ و وسیع نظام ہے کہ عقل اس کی کنہ تک پہنچنے سے قاصر ہے اور یہ نظام کسی خلاق اعظم کی ہستی اور وسیع قدرتوں کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ یہ پیچ در پیچ نظام اپنے آپ تخلیق ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ بعید از قیاس بات ہے۔ چونکہ اندرونی کان کے یہ بال مختلف فریکوئنسیاں وصول کرتے ہیں لہذا جس بال میں خرابی ہو اسی فریکوئنسی کی آواز سننے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف مریضوں کی سماعت مختلف فریکوئنسیوں سے متاثر ہوتی ہے۔ کوئی بھاری آواز سننے میں زیادہ دقت محسوس کرتا ہے اور کوئی باریک آواز سننے میں۔

کان کا اندرونی حصہ ہی انسان کے جسم کے توازن کو برقرار رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ اگر اس وجہ سے خرابی پیدا ہو جائے تو پہلے چکر آنے کی تکلیف (Vertigo) پیدا ہو جاتی ہے انسان کو کروٹ بدلنے یا اٹھنے بیٹھنے کی پوزیشن میں تبدیلی سے چکر آتے ہیں۔ اگر تکلیف میں شدت پیدا ہو جائے تو انسان اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ فوراً اس کا توازن خراب ہو جاتا ہے اور وہ گر پڑتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ چکر اور قے کی کیفیت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ یہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔

اندرونی کان کی خرابی

بیرونی اور درمیانی کان کی خرابی کا علاج آپریشن سے ہو جاتا ہے اور آلہ سماعت کی مدد سے بھی انسانی بخوبی سن سکتا ہے لیکن اندرونی کان کی خرابی کا علاج انتہائی پیچیدہ مسئلہ ہے۔ انتہائی نازک ہونے کی وجہ سے اپریشن تقریباً ناممکن ہے۔ اور آلہ سماعت سے آواز تو اونچی ہو کر اندر پہنچ جاتی ہے لیکن اس کو سمجھنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ جس طرح بولتے وقت ہم حلق سے محض آواز پیدا کرتے ہیں اور پھر زبان' تالو' نتھنوں اور ہونٹوں کی مدد سے اس ایک آواز کو مختلف زاویے دے کر الفاظ بناتے ہیں اسی طرح آواز کی مختلف لہروں کو وصول کر کے ان کے زاویوں کے لحاظ سے الفاظ کی صورت میں ڈھالنا اور آگے دماغ تک پہنچانا اندرونی کان کا کام ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ جس طرح گراموفون کے ریکارڈ پر یا ٹیپ کی کیسٹ پر آواز بل بناتی ہوئی لکیر پیدا کرتی ہے اور یہ لکیر اتنی باریک ہوتی ہے کہ اس کے بل ہمیں نظر نہیں آتے مگر جب اس لکیر پر گراموفون کی سوئی یا کیسٹ پلیئر کا ہیڈ چلتا ہے تو ان بلوں کے حساب سے ریکارڈ شدہ آواز کو ہی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کان کے اس حصے میں خرابی پیدا ہو جائے جو آواز کو مختلف الفاظ کی صورت میں الگ الگ ترتیب سے وصول کرتا ہے تو اس کا علاج ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اندرونی کان کی خرابی کے مریضوں کے لئے آلہ سماعت کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ آلہ سماعت استعمال کرتے ہیں تو انہیں انتہائی اونچی آواز میں بے ہنگم شور سنائی دے گا جس کے کوئی معنی وہ سمجھ نہیں سکیں گے لیکن خدا کا شکر ہے کہ بہت کم تعداد ایسے مریضوں کی ہوتی ہے۔ بھاری اکثریت ان لوگوں کی ہے جو درمیانی کان کے کسی عارضے کی وجہ سے اونچا سنتے ہیں اور ان کیلئے آلہ سماعت ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ ایک ایسے شخص کا میں عینی گواہ ہوں جو گزشتہ بیس سال سے بیرونی دنیا سے بالکل کٹ چکا تھا۔ چونکہ اس کی سماعت بہت زیادہ کمزور ہو چکی تھی اسے کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اپنی خاموش دنیا میں اکیلے بیٹھ رہنا ہی اس کی قسمت بن چکا تھا۔ انتہائی قابل رحم۔ جب ایک دن اسے ایک طاقتور آلہ سماعت لگایا گیا اور اس سے پوچھا گیا کیا تمہیں میری آواز سنائی دیتی ہے پہلے تو وہ ایک جھٹکے کے ساتھ چونک اٹھا۔ اسے یقین نہ آیا کہ میں نے کچھ سنا ہے اور پھر جب دوبارہ سوال دوہرایا گیا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا اور فرط مسرت سے اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ یہ درمیانی کان کے عارضہ کا مریض تھا۔

آلہ سماعت کے متعلق ضروری ہدایت

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مختلف مریض مختلف فریکوئنسیوں پر اونچا سنتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص آلہ سماعت خریدنے سے قبل اپنی سماعت آڈیو میٹر پر چیک کرائے تاکہ معلوم ہو کہ کون کون سی فریکوئنسی پر سماعت کتنی کتنی متاثر ہے اس سے جو گراف بنے گا آلہ سماعت کا گراف اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہر آلہ سماعت کے ساتھ اس کا گراف دیا جاتا ہے کہ کس کس فریکوئنسی پر یہ کتنا کتنا آواز کو بلند کرتا ہے۔ محض آلہ سماعت خرید لینے سے آواز تو بلند سنائی دے گی لیکن وہ صاف نہیں ہو گی۔ جس طرح عینک لگوانے سے قبل ضروری ہے کہ یہ معلوم ہو کہ کس اینگل پر نظر منفی یا مثبت میں کتنی حد تک متاثر ہے اور پھر اس کے مطابق شیشے لگوائے جائیں یہی حال آلہ سماعت کا ہے۔ کوئی سی عینک یا کوئی سا آلہ سماعت خرید لینے سے کام نہیں چلے گا۔

آلہ سماعت کی تین اقسام

آلہ سماعت تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو جیب میں ڈالنے والا نسبتاً بڑے سائز کا ہے ڈبہ نما جس کے ساتھ ایک تار لگی ہوتی ہے اور اس تار کے سرے پر کان میں فٹ کرنے والا ایئر مولڈ۔ یہ آلہ اگرچہ زیادہ طاقتور اور دیرپا ہوتا ہے تاہم اکثر لوگ اسے اس لئے پسند نہیں کرتے کہ جیب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

فضیل عیاض احمد

شالیمار باغ لاہور

مغل جب ہندوستان آئے تو اپنے ساتھ دو اشیاء لے کر آئے۔ ایک تو اپنا مخصوص فن تعمیر اور دوسرے باغات۔

باغوں اور پھولوں سے محبت مغل خون کا مزاج تھا۔ 1526ء میں بابر نے جب ہندوستان کو فتح کر کے آگرہ کو اپنا دارالسلطنت بنایا تو ترک روایات کے مطابق ایک باغ کی تعمیر کرنا چاہی لیکن آگرہ میدانی علاقہ تھا اور سمرقند اور کابل ایسی زمین نہ تھی جو باغوں کی آرائش و افزائش کے لئے موزوں ہو۔ لیکن پھر بھی اس نے دریائے جمنا کے کنارے آرام باغ کی تعمیر کا آغاز کیا۔ یوں ہندوستان میں مغلیہ باغات کی تعمیرات کا آغاز ہوا۔

ہندوستان کے مغل باغات کا طرز تعمیر وسطی ایشیاء اور ایران سے مستعار ہے۔ ایک مربع یا مستطیل شکل کے وسیع میدان کو متعدد تختوں اور کیاریوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے باغ کے بیچوں بیچ بیٹھنے کی جگہ بنائی جاتی ہے۔

باغ کے ارد گرد بلند چار دیواری میں بھی بڑے بڑے محرابی دروازے تعمیر کئے جاتے تھے۔

یہ محرابی دروازے مغلیہ فن تعمیر کے خاص عکاس ہیں۔ چار دیواری کے چاروں گوشوں پر ہشت پہلو مینار تعمیر کئے جاتے تاکہ حفاظت کا نظام بھی رہے۔

پانی کی نہر باغ کے نیچے سے بہتی اور آبشار کی صورت سنگ مرمر کے تختوں پر گرتی ہے۔ اکثر باغات میں ایسی آبشاروں کے آگے بڑے بڑے حوض بنا دیئے جاتے جو فواروں سے مزین ہوتے تھے۔

پنجاب کا اہم ترین مغل باغ شالامار لاہور ہے۔ یہ باغ مغل شاہنشاہ شہاب الدین محمد شاہ جہاں نے اپنے باپ نور الدین محمد جہانگیر کے تعمیر کردہ شالامار باغ کشمیر کی طرز پر تعمیر کروایا۔ یہ باغ اس کے معروف ماہر تعمیرات علی مردان کی زیر نگرانی 1634ء میں بنوایا گیا۔ علی مردان مغلیہ عہد کا سب سے بڑا ماہر تعمیرات ہے۔

لاہور کا شالامار باغ تین حصوں میں منقسم ہے موجودہ دروازے سے داخل ہوتے ہی نیا پختہ دو رویہ فرش ہے۔ بیچ میں نہر بہتی ہے جو فواروں سے آراستہ ہے فرش قدیم مغل خشت کاری کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے جس کے سرے پر بارہ دری کلاں بنی ہوئی ہے اس کے نیچے سے نہر گزار کر اسے آبشار کی شکل دے دی گئی ہے جو سنگ مرمر کی ڈھلوان گلکار جادہ سے بہتی ہوئی دوسرے حصے میں پہنچ کر ایک بڑے تالاب کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

ابتداء میں یہاں سنگترے، لیموں اور سرو کے درخت اگے ہوئے تھے۔ اس باغ کا بھی چار ہشت پہلو میناروں سے حفاظتی حصار قائم کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں تین بارہ دریاں ہیں۔

آبشار کے قریب سنگ مرمر کا ایک شہ نشین ہے۔ جس تک پہنچنے کے لئے دو چھوٹے چھوٹے بل نما راستے بنے ہوئے ہیں۔

تیسرے حصے میں گھاس کے وسیع قطعات ہیں۔

باغ کے چار دروازے ہیں۔ موجودہ دروازہ آمدورفت کے لئے بعد میں بنایا گیا ہے۔ قدیم صدر دروازہ پہلو میں ہے جو تیسرے حصے میں کھلتا ہے۔ یہاں دروازہ بنانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ باغ کا منظر بتدریج سامنے آتا جائے۔

شالامار باغ میں ایک حوض بھی تھا۔ جو لاکھوں روپوں کی لاگت سے بنایا گیا تھا۔ لیکن سکھ عہد میں اس کو کھدوا کر اس کا قیمتی پتھر پچیس ہزار میں فروخت کر دیا گیا۔ بارہ دری کا بھی یہی حشر ہوا۔

فواروں کی تراش خراش میں یہ خیال رکھا گیا تھا کہ یہ کنول کے پھول کی شکل میں ہوں۔ کیونکہ کنول تالاب کا پھول ہے اور یہ مغل حسن نظر تھا۔ جس نے اپنا ذوق یہاں بھی برقرار رکھا۔

باغ کا بالائی حصہ حرم شاہی کے لئے مخصوص تھا۔ اسے دوسرے حصہ دیوار سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اب باغ کے بیشتر حصوں میں ردوبدل کر لیا گیا ہے۔

پہلے بے شمار پھلوں کے درخت بھی شالامار باغ میں موجود تھے۔ بالائی حصے کو پھولوں کے مسلسل تختہ کی شکل دے دی گئی تھی۔ ہر درخت کے نیچے گھاس کا چبوترہ ہوتا تھا جہاں حرم شاہی کی خواتین بیٹھتی تھیں۔

اس باغ کی تعمیر 1637ء میں ہوئی۔ باغ کا طول 1650 فٹ اور عرض 730 فٹ ہے۔ باغ تین تختوں پر مشتمل ہے۔ سطح کے اعتبار سے پہلا تختہ دوسرے سے اور دوسرا تیسرے سے بلند ہے۔

یہ خوبصورت اور حسین باغ لاہور کا نگینہ ہے اس میں حسن نظر اور حسن ذوق رکھنے والوں کے لئے سامان دل بستگی ہے۔

☆......☆......☆......☆

کیا چمگادڑیں اندھی ہوتی ہیں

ہماری زمین پر ایسے جاندار بھی ہیں جن کی آنکھیں تو ہیں لیکن انہیں دن کے اجالے میں دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے پرندوں میں چمگادڑ کا نام قابل ذکر ہے۔ چمگادڑ کی بینائی بہت کمزور ہوتی ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اسے اندھیرے میں کتنا دکھائی دیتا ہے تاہم قدرت نے اسے ایک خاص طاقت بخشی ہے، جس کی بدولت اسے اندھیرے میں اپنا راستہ تلاش کرنے اور کیڑے مکوڑے ڈھونڈنے میں مدد ملتی ہے۔ اس خاص طاقت کے ذریعے یہ اندھیرے میں بخوبی دیکھ سکتی ہے۔ چمگادڑ اڑتے وقت ایک عجیب قسم کی چیخیں مارتی ہے۔ عام آدمی انہیں سن سکتا ہے۔ یہ چیخ اس کے نتھنے سے نکلتی ہے۔ اگر اس کی لہریں کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتی ہیں تو چمگادڑ کو اس کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ فوراً اپنا راستہ بدل لیتی ہے۔ راڈار جس سے جہازوں کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ اسی اصول پر ایجاد ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک یقینی ذریعہ

کفالت یک صد یتامیٰ میں معاونت فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ اس وقت تقریباً 316 خاندانوں کے 1049 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گذارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 103 گھرانوں کے 305 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسرروزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو اس فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔

یتامیٰ کی خبر اور نگہداشت میں حصہ لینا اتنی بڑی نیکی ہے کہ ہر انسان کی فطرت میں ہی ہمدردی اور مدد کا جذبہ اور جوش ودیعت کر دیا گیا ہے اور کلام الٰہی کثرت سے اس کی طرف بار بار ہماری رہنمائی کرتا ہے اور باقاعدہ طور پر اس کی تحریک بکثرت کرتا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اپنے مال کے خرچ میں اور ہمدردی کے جذبات میں ان بچوں کو بھی شامل کریں جنہیں آپ کی مدد کی انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت دے، توفیق بڑھائے، وسعت دے، طاقت دے اور حوصلہ عطا کرے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

بقیہ صفحہ 5

میں ہونے کی وجہ سے کپڑوں کی رگڑ سے مسلسل شائیں شائیں کی آواز کان میں آتی رہتی ہے اور پھر جیب میں سے نکل کر کان میں جاتی ہوئی صاف نظر آتی ہے۔ اس کے مقابل پر کان کے پیچھے رکھنے والا آلہ چھوٹا ہوتا ہے اور نظر نہیں آتا کان کے اوپر بالوں میں چھپ جاتا ہے اور تیسری قسم وہ ہے جو عینک کے فریم میں فٹ ہو جاتا ہے۔ ہر آلہ سماعت میں دو سوراخ ہوتے ہیں۔ ایک سوراخ سے باہر کی آواز آلہ کے اندر جاتی ہے جہاں مائیک کے ذریعہ طاقتور ہو کر دوسرے سوراخ سے باہر نکلتی ہے اس دوسرے سوراخ پر ایئر مولڈ لگا ہوتا ہے جس کو کان میں فٹ کر لیتے ہیں تو یہ آلہ سماعت سے باہر آنے والی آواز بلند ہو کر کان میں پہنچتی ہے آلہ سے یہ دونوں سوراخ وقتاً وقتاً چیک کرتے رہیں۔ ایئر مولڈ کا سوراخ کان کی میل یا موم کی وجہ سے اور دوسرا سوراخ جہاں سے آواز آلہ کے اندر آتی ہے بیرونی گرد و غبار وغیرہ سے بند ہو جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ آلہ خراب ہو گیا ہے۔ یا جیب میں ڈالنے والے آلہ کی تار نازک ہونے کی وجہ سے کہیں سے اندر سے ٹوٹ جاتی ہے اور باہر سے پتہ بھی نہیں چلتا اور آواز کان تک نہیں پہنچ پاتی۔ یا آلہ میں ڈالنے والا سیل (بیٹری) ختم ہو گیا ہے اور اس کا بدلنا ضروری ہے یا جس جگہ وہ سیل ڈالتے ہیں اس کے (مثبت) اور (منفی) اطراف پر میل جم جانے سے اس کا رابطہ سیل کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ یا کان میں ڈالنے والا ایئر مولڈ کان میں ڈھیلا ہے پوری طرح فٹ نہیں تو بھی آواز کی بجائے شور سنائی دے گا۔ یہ معمولی نقائص خود ہی ٹھیک کئے جا سکتے ہیں جبکہ کاریگر کو دکھانے سے آپ کی لاعلمی کا غلط فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ موٹی اور آسان پہچان یہ ہے کہ آلہ سماعت کے بٹن کو پورا آن کر دیں کان میں لگائے بغیر پھر ایئر مولڈ کو آلہ کے پہلے سوراخ جہاں سے آواز اندر آتی ہے کے قریب کریں اگر وہ "ٹوں" کی آواز دے تو سمجھیں کہ آلہ بالکل ٹھیک ہے۔ ایئر مولڈ کو صاف کر کے کان میں پورا دبا کر فٹ کریں اور بٹن کو اتنا کھولیں کہ آواز صاف سنائی دینے لگے۔ زیادہ کھولنے سے کان میں چیخ اور ضرورت سے اونچی آواز آئے گی جو ناگوار خاطر ہو گی۔ اگر آلہ کے اندر کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے تو اسے لازماً کسی ماہر کاریگر کو دکھائیں۔ یہ اندر سے بہت نازک ہوتا ہے۔ اس لئے بہت احتیاط اور مہارت کا متقاضی ہے۔ اسی لئے آلہ سماعت کو گرنے سے بچانا۔ احتیاط سے استعمال کرنا اور بچوں کی دستبرد سے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

قرارداد بر موقع شہادت
محترم ایوب اعظم صاحب
واہ کینٹ۔

منجانب احباب جماعت احمدیہ حیدر آباد پاکستان

○ محترم ایوب اعظم صاحب واہ کینٹ میں شہید کر دیئے گئے۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے سب احباب کو اس واقعہ سے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ یہ پہلو ہمارے لئے بہت زیادہ طمانیت کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہید بھائی کو آخری وقت تک ثبات قدم اور استقامت کے ساتھ اس عہد وفا کو نبھانے کی توفیق دی جس پر وہ قائم تھے۔

وہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس انعام یافتہ گروہ میں شامل ہو گئے جو خدا تعالیٰ کے حضور زندہ ہیں۔ ہم سب افراد جماعت احمدیہ حیدر آباد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جماعت احمدیہ عالمگیر اور شہید بھائی کے اہل و عیال و لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید بھائی کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد ایاز صاحب دار الرحمت غربی کا رسولی کا آپریشن رابعہ ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 3- اگست کو ہوا۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد بشیر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع کوٹلی کافی دنوں سے علیل چلے آرہے ہیں۔ صحت کافی کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صوفی محمد شریف صاحب آرام باڑی کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے

نکاح

○ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی دار العلوم غربی ربوہ کی بیٹی فوزیہ نورین کا نکاح ہمراہ جاوید احمد ولد حاجی محمد عمر صاحب P.E.H.C. کراچی سے بعوض مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 98-7-18 کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید محمد منظور احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ مورخہ 30- جولائی 1998ء کو بعمر 75 سال وفات پا گئے۔ آپ کو ربوہ کا پہلا ریلوے سٹیشن ماسٹر ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور انکے دور میں ہی ریلوے سٹیشن کی تکمیل ہوئی۔

آپ کا جنازہ بروز جمعہ بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ نے دعا کروائی۔

احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد الحق خادم صاحب ابن مکرم الف دین صاحب مہاجر چار کوٹ (انڈیا) سابق صدر جماعت احمدیہ میرا بھڑکا آزاد کشمیر سال بھر بیمار رہنے کے بعد مورخہ 98-7-31 بروز جمعۃ المبارک کی صبح بعمر 68 سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ شام ساڑھے چھ بجے آپ کا جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے احاطہ دار الضیافت میں پڑھایا۔ مقامی طور بھی جنازہ پڑھایا گیا جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت احمدیہ میرا بھڑکا کی صدارت کی۔ آپ بہت ملنسار اور بے ضرر انسان تھے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 1

مولا کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ یہ ان کا روز کا معمول تھا کہ وہ اپنی گاڑی میں نماز سے قبل بیت الذکر آتے۔ تالا کھولتے۔ صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے۔ محترم ملک صاحب کی نماز جنازہ دن کے ڈیڑھ بجے وہاڑی میں ادا کی گئی جس میں احمدی احباب کے علاوہ بڑی تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جس کے بعد اڑھائی بجے جنازہ وہاڑی سے روانہ ہوا اور ساڑھے چھ بجے ربوہ پہنچا۔

محترم ملک صاحب وہاڑی کی با اثر شخصیت تھے۔ آپ ایک جننگ فیکٹری کے مالک تھے اور فلپس کی ایجنسی بھی آپ کے پاس تھی۔ علاقے کی با اثر شخصیات سے آپ کے گہرے مراسم تھے۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز پولیس کے محکمے سے کیا اور سب انسپکٹر کے عہدے سے 1967ء میں ریٹائر ہونے کے بعد وہاڑی میں ہی مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ سالہا سال تک جماعت وہاڑی کے سیکرٹری امور عامہ رہے۔ اس کے علاوہ دو دفعہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ رہے۔ اس سال جولائی 98ء سے آپ کا انتخاب بطور صدر جماعت ہوا۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے مکرم ملک طارق مسعود صاحب اور مکرم ملک طاہر محمود اور چار بیٹیاں مکرمہ طاہرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم منصور مبارک مرحوم، مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک شریف صاحب ایڈووکیٹ ملتان، مکرمہ نصیرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد مسعود خان صاحب لاہور اور مکرمہ راشدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر راشد پرویز صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ دو سال قبل وفات پا چکی ہیں۔

محترم ملک صاحب اپنی نیکی، تقویٰ اور دیانت کی وجہ سے شہر میں نیک نام تھے۔ انکی بزرگی کی وجہ سے سب لوگ ان کو چچا کہہ کر پکارتے تھے۔ پورا شہر ان کی عزت کرتا تھا۔

محترم ملک نصیر احمد صاحب کا خاندان تقسیم ملک سے قبل قادیان کے قریب فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں آباد تھا۔ جہاں 1913ء میں انکی پیدائش ہوئی ان کے والد ان کی پیدائش سے چند سال قبل خلافت اولیٰ کے دور میں احمدی ہو چکے تھے۔

محترم ملک نصیر احمد صاحب شہید جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور عقیدت رکھنے والے تھے۔ کسی سے جماعت کے خلاف بات سننا انہیں گوارا نہ تھا۔ نہایت دبنگ شخصیت کے مالک تھے۔ بڑے بڑے افسران سے مراسم رکھتے تھے۔ اور ان کی مہمان نوازی اور پبلک ریلیشنگ کی صفت سے ایک دنیا آگاہ تھی۔ انہوں نے نہایت کامیاب اور بھرپور زندگی گذاری کسی کا سہارا نہیں لیا۔ 85 سال کی عمر میں بھی صبح فجر کی نماز سے پہلے خود گاڑی چلا کر بیت الذکر پہنچنا ان کا معمول تھا۔ محترم ملک صاحب کی شخصیت کے بارے میں سب جانتے تھے کہ یہ غلط بات کو بہانگ دہل غلط کہنے میں عار محسوس نہیں کریں گے۔ اس لئے کسی کو ان کے سامنے غلط بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ آپ جماعت میں قاضی بھی رہے۔ جب بھی کوئی تنازعہ ہوتا تو آپ نہایت تدبر اور معاملہ فہمی سے احمدی بھائیوں میں تنازعہ دور کراتے۔ آپ نے بہت باوقار زندگی گزاری اور اس سے بڑھ کر حسین اور باوقار انجام آپ کو نصیب ہوا۔

محترم ملک صاحب ہر جماعتی خدمت میں سب سے آگے ہوتے۔ مرکز سے آنے والے نمائندگان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ آنے دیتے۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر وہاڑی کے سینکڑوں افراد آپ کی رہائش گاہ پر جمع ہو گئے۔ ہر شخص آپ کی وفات پر سوگوار اور افسردہ تھا۔ آپ خوش لباس اور خوش گفتار شخص تھے۔ مخلوق خدا کی مدد اور خدمت کر کے دلی مسرت محسوس کرتے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

نقشہ ہو بہو آنکھوں کے سامنے تھا۔ اور نمبردار فتح محمد صاحب نے نہایت عاجزی سے اور انکساری سے شکر خداوندی ادا کیا کہ جو رؤیا میں نے دیکھی تھی بالکل ایسی ہی تعبیر نظر آرہی ہے۔ اور آپ اپنے آپ کو بہت ہی خوش قسمت اور خوش نصیب تصور کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ گناہ گار پر کتنے فضل کئے ہیں۔

حالانکہ نمبردار فتح محمد صاحب کو بہتوں نے کہا یہ خوابی سلسلہ ایک وسوسہ ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن اب تو ساری تعبیر رؤیا کے مطابق تمام چیزیں اور واقعات بعینہ رونما ہو رہے تھے۔ عید پڑھنے کے بعد بیعت کرنے کی پکار ہوئی حضرت نمبردار فتح محمد صاحب نزدیک ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ پکار سنتے ہی اپنا ہاتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اور پھر ان کے ہاتھ پر بہت سے ہاتھ بیعت کے لئے بڑھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ نے بیعت لی۔ اور یوں یہ پروانے حضرت مسیح موعود کی نور کی شمع پر اپنی وفا، اپنے مال، اپنی جانیں قربان کرنے اور دین حق کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے امڈ آئے۔

اور یوں عید الاضحیٰ کے موقعہ پر 1907ء کو نمبردار فتح محمد صاحب نے بیعت کر کے اپنے آپ کو رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہونے کا شرف حاصل کی اور ساری زندگی اس بیعت کو سنبھالتے رہے۔ احمدیت کے لئے تن من اور دھن قربان کرتے رہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کو دوالیال میں پروان چڑھاتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت فردوس کا مکین بنائے اور ان کی نسلوں میں احمدیت کے نور کو بڑھاتا چلا جائے (آمین)

نوٹ۔ نمبردار فتح محمد صاحب نے احمدیت قبول کرنے کا واقعہ خود اپنی ایک پنجابی نظم میں تحریر کیا تھا۔ اس پنجابی نظم سے مندرجہ بالا تحریر سپرد قلم کی ہے۔

حضرت فتح محمد صاحب کے خاندان میں ایک دوسرے فتح محمد صاحب بھی تھے یہ دونوں نمبردار تھے اس لئے یہ چونکہ ان سے عمر میں بڑے تھے اس لئے ان کو وڈا (بڑا) اور دوسرے کو نکا (چھوٹا) کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
اکسیر معدہ
قریباً سترہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہاضمے کا بہترین چورن جو نہایت سریع الاثر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ خریدنے سے پہلے تسلی کر لیجئے کہ "اکسیر معدہ" دواخانہ ہذا کا ہی بنا ہوا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5- اگست گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
6- اگست- غروب آفتاب 7-03
7- اگست- طلوع آفتاب 5-25

عالمی خبریں

بھارتی فوج کے اجرتی قاتلوں نے مقبوضہ جموں و کشمیر کے ضلع پونچھ میں ایک ہی مسلمان خاندان کے 19- افراد کو شہید کر دیا۔ بھارتی پولیس نے اس واقعہ کو حریت پسندوں کی آپس کی لڑائی کا شاخسانہ قرار دیا ہے۔

بھارت نے سی ٹی بی ٹی کے معاہدہ پر غور کرنے اور مزید ایٹمی تجربات نہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مستقبل میں تجربات کے بغیر بھی بھارت اپنا ایٹمی ڈیٹرنٹ برقرار رکھ سکتا ہے۔

بھارت کے وزیر اعظم سخت پریشانیوں کے باعث بیمار پڑ گئے ہیں۔ وہ علاج کے لئے جلد نیویارک جائیں گے۔ ان کی جگہ پر کرشن لال ایڈوانی قائم مقام وزیر اعظم ہوں گے۔

صدر کلنٹن کے خلاف سیکس سکینڈل سے ان کی صدارت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ صدر اور ان کے مشیروں کی طرف سے اختیار کی گئی تاخیری حربوں کی حکمت عملی ناکام ہو گئی ہے۔ صدر کلنٹن ابھی تک عوام میں مقبول ہیں جبکہ آزاد وکیل کینتھ سٹار امریکیوں کے لئے ایک قابل نفرت شخص بن چکا ہے۔

اردن کے شاہ حسین کینسر کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان کے ولی عہد کے طور پر ان کے چھوٹے بھائی شہزادہ حسن کا تقرر اگرچہ 33 سال پہلے ہو چکا ہے لیکن اب یہ مسئلہ پھر سر اٹھا رہا ہے۔ شاہ حسین کی ملکہ نور اپنے بیٹے کو یہ جگہ دلانے میں کوشاں ہیں۔ 62 سالہ شاہ حسین 45 سال سے ملک کے سربراہ ہیں۔

طالبان نے افغانستان میں ایک اور صوبے پر قبضے کا دعویٰ کیا ہے۔ مزار شریف کے ارد گرد سخت جنگ ہو رہی ہے۔ مزار شریف طالبان کے مخالف شمالی اتحاد کا صدر مقام ہے۔ طالبان دو اہم محاذوں پر حملہ کر کے مزار شریف کو محاصرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لڑائی ہوائی اڈے کے قریب ہو رہی ہے۔ مقامی باشندے شہر خالی کر گئے ہیں۔

افغانستان کے راستے اربوں روپے کا سامان تعیش پاکستان میں سمگل کیا جا رہا ہے۔ افغان ٹرانزٹ اور دوبئی سے چارٹرڈ پروازوں سے آنے والا سامان جلال آباد اور طورخم تک آتا ہے۔ طالبان "ڈیوٹی" وصول کر کے راتوں رات لنڈی کوتل پہنچا دیتے ہیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جھڑپوں پر امریکہ نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکہ نے تصفیہ کرانے کے لئے ثالثی کی پھر پیشکش کی ہے۔ برطانیہ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ دونوں ملکوں میں کشیدگی میں زبردست اضافہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور بھارت اپنے تنازعات مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔

ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد پہلی بار خواتین کو پولیس میں بھرتی کر لیا گیا ہے۔ خواتین اہلکار عورتوں کو اسلامی لباس زیب تن کروانے کی ذمہ دار ہوں گی۔

بمبئی میں سات منزلہ عمارت گرنے سے 114- افراد ہلاک ہو گئے۔ 120- افراد لاپتہ ہیں۔ ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے۔

شام کے صدر حافظ الاسد نے کہا ہے کہ اسرائیل کی خودسری بڑھ چکی ہے۔ شامی فوج کو ایٹمی اسلحہ سے لیس کیا جائے گا۔ جولان کا پہاڑی علاقہ اسرائیل خالی کر دے تب ہی اس سے مذاکرات ممکن ہیں۔

عراق نے مہلک ہتھیاروں کے معائنہ کے بارے میں نیا طریق کار مسترد کر دیا ہے۔ معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر کے عراقی نائب وزیر اعظم سے مذاکرات ناکام ہو گئے۔

ملکی خبریں

بھارت سے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر فوج کو ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ پنجاب اور سندھ سے ملحقہ بھارتی سرحد پر پاکستانی فوج نے مورچے سنبھال لئے۔ جنگی ساز و سامان تیار ہے۔ بھارت نے کرسٹل میزائیلوں اور بوفورس توپوں سے حملے کئے۔ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے ملتان میں آرمڈ یونٹ کے تربیتی علاقے کے دورہ کیا۔ نواز شریف جمعہ کو کنٹرول لائن کا دورہ کریں گے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جھڑپیں پوری کنٹرول لائن پر پھیل گئی ہیں۔ بھارتی گولہ باری کا پاک فوج نے منہ توڑ جواب دیا جس سے بھارتی فوج کے درجنوں مورچے اور گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ بھارتی فوج کی سپلائی لائن تہس نہس کر دی گئی۔ بھارتی فوج کی طرف سے پیش قدمی کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ پاکستانی فوج نے نالوں پر بنائے گئے پل تباہ کر دیئے۔ بھارت نے درہ حاجی پیر میں وسیع محاذ جنگ کھول دیا۔ فائرنگ سے 7- پاکستانی شہری شہید اور 13- زخمی ہو گئے۔ پاک فوج نے جوابی کارروائی کر کے 18- بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بھارت فائرنگ سے بھیڈی کا ہسپتال تباہ ہو گیا۔ شہر کو خالی کرا لیا گیا۔ شدید گولہ باری کے باعث زخمیوں کو ہسپتال پہنچانا مشکل ہو گیا۔

جاسوسی کیلئے آزاد کشمیر میں داخل ہونے والے دو فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ ان سے وائرلیس سیٹ برآمد کر لئے گئے۔ پاکستانی فوج کے حملہ سے بھارتی اسلحہ ڈپو تباہ ہو گیا۔ پاک بھارت جنگ چار سو کلو میٹر کے علاقے میں پھیل چکی ہے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ کشمیر پر حالیہ جنگ کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان سرحد میں تبدیلی چاہتا ہے۔ اسے مذاکرات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کی آڑ لیکر بات چیت شروع کرنے میں رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے۔ اور مقبوضہ کشمیر میں مسائل پیدا کر کے کشمیر کو عالمی مسئلہ بنا رہا ہے۔

امریکی سینیٹرز نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات میں ہر ممکن حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے دو سینیٹروں نے اپنی بیویوں کے ہمراہ گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔

عوامی اتحاد کے سربراہ علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ پاک بھارت جھڑپیں نواز واجپائی حکومتیں بچانے کا ڈرامہ ہے۔ حکمرانوں کے لئے بہتر ہے کہ خود ہی چلے جائیں ورنہ اپنے کارکنوں کو کفن بردار لانگ مارچ کی کال دوں گا۔

عوامی اتحاد نے حکومت کے خلاف ریگل چوک لاہور میں ایک بڑی ریلی کا اہتمام کیا۔ اتحاد کے رہنماؤں نے کہا کہ ان کی ریلی میں 5 لاکھ افراد شامل ہیں۔ اس ریلی نے حکومت کا تخت ہلا دیا ہے۔ اب آسمان سے ابابیل آئیں گے اور زمین سے طوفان اٹھیں گے۔

جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کے مسئلہ پر تاجروں اور سی بی آر کے درمیان آج اسلام آباد میں فیصلہ کن مذاکرات ہونگے۔ حکومت سے مذاکرات کامیاب نہ ہوئے تو تاجر جمعہ سے اتوار تک ملک گیر ہڑتال کریں گے۔

محکمہ ٹیلی فون نے اعلان کیا ہے کہ لوکل کال کے ریٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا رہا۔ فی لوکل کال 25 روپے کرنے کی افواہیں ملک کے دشمن پھیلا رہے ہیں۔

بھلوال میں دیہاتیوں نے دو ڈاکوؤں کو اور ساہیوال میں پولیس نے ایک ڈاکو کو ہلاک کر دیا۔

ہمارے ساتھ چلنا ہے یا علیحدگی پسندوں کے ساتھ۔ عوامی اتحاد نے بینظیر سے وضاحت طلب کر لی۔ مرکزی قائدین نے بینظیر بھٹو کے اے این پی اور سندھ کی انتہا پسند جماعتوں کے ساتھ اتحاد کا سختی سے نوٹس لیا۔ طاہر القادری، نواب زادہ نصر اللہ، حامد ناصر چٹھہ اور ریویا نے ہنگامی اجلاس میں شرکت کی۔ قائدین نے اتفاق کیا کہ اگر بینظیر بھٹو نے انتہا پسندوں سے وابستگی برقرار رکھی تو ہمارا ان کے ساتھ چلنا مشکل ہو جائے گا۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے الزام لگایا کہ ہے کہ حکومت اور پیپلز پارٹی کے شہید بھٹو (ش ب) گروپ نے ان کے شوہر آصف علی زرداری کے قتل کی سازش تیار کر لی ہے۔ قتل کے لئے (ش ب) کے افراد کو تربیت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں باپ اور دو بھائیوں کو کھو چکی ہوں۔ شوہر کو نہیں کھونا چاہتی۔ ان کی حفاظت حکومتی ذمہ داری ہے۔ نواز شریف نے (ش ب) کے افراد کو بھرتی کیا ہوا ہے۔ ہم نے خود کو عدالتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔

گمشدہ چابیاں

○ 8/9 چابیاں فیکٹری ایریا سے گولبازار آتے ہوئے کہیں گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ دفتر صدر عمومی یا دفتر دارالقضاء میں دیکر ممنون فرماویں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

چھوٹا قد- موٹاپا- کمزوری
کیلئے کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے

جزوی سوکھاپن کیور	25/-	Atrophy Cure
تعمیر بدن کورس	175/-	Body Building Course
چھوٹا قد کورس	150/-	Dwarfishness Course
کمزوری جسم کیور	25/-	Emaciation Cure
بڑا پیٹ کیور	25/-	Enlarged Abdomen C.
بڑھی ہڈی کیور	25/-	Exostosis Cure
سوکھا سان کورس	80/-	Marasmus Course
موٹاپا کورس	140/-	Obesity Course

ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں- لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ- فون کلینک 211054/771
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطلب میں موجود ہوں گے۔
☎ 214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

پتہ بیرون